دل کی بات مدیر

سیاسی افراتفری کی فضاء، اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا؟

گزشتہ کئی مہینوں سے حکومت اور اسٹیبلشمنٹ میں رسہ کشی جاری ہے لیکن دونوں میں سے کوئی بھی یہ الزام قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ صدر زرداری کی پراسرار بیماری، دبئی روانگی، وزیرِ اعظم اور آرمی چیف کی ملاقات، گیلانی کی موجودگی میں کیانی کا زرداری کو فون اور اچانک بحالی صحت کے بعد مسرور ائیر بیس پر زرداری کی ڈرامائی واپسی نے شکوک و شبہات کو مزید قوت دے دی۔ صدر زرداری نے اپنی چند روزہ اختیاری جلاوطنی کے دوران کہا کہ اگر کسی نے مجھ پر آرٹیکل سنتالیس کا اطلاق کیا تو پھر پیپلز پارٹی کا آئندہ منشور ''ایسے دستور کو میں نہیں مانتا'' ہوگا۔ جب کہ وزیرِ اعظم گیلانی نے کہا کہ ہمیں ہٹایا گیا تو پھر ہماری زندگی میں الیکشن نہیں ہوگا۔ پھر سب کو جانا ہوگا۔

ادھر گزشتہ دنوں پارلیمنٹ میں وزیرِ اعظم کی تقریر نے سیاست کے جوار بھاٹے میں اس وقت ارتعاش پیدا کر دیا جب انہوں نے براہِ راست فوج کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ''جمہوری حکومت ختم کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں فوج ریاست کے اندر ریاست نہ بنائے وہ وزارتِ دفاع کے ماتحت ہے''۔ آرمی چیف جنرل کیانی نے جوابی بیان میں کہا کہ فوج ''جمہوریت پر یقین رکھتی ہے، آئین کا احترام کرتی ہے اور حکومت پر قبضے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی''۔ تازہ ترین اخباری اطلاعات کے مطابق جنرل کیانی نے ایوانِ صدر اور وزیرِ اعظم ہاؤس سے دور رہنے اور خاموشی کا فیصلہ کیا ہے۔ قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں کہ وہ برطرف بھی کیے جاسکتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ وہ کون سی مجبوریاں تھیں جن کے تحت گزشتہ چار سالوں میں صدر اور وزیرِ اعظم نے آرمی چیف کو تمام معاملات میں شریک کر کے اتنا زیادہ قرب بخشا کہ زرداری، گیلانی اور کیانی کی ''ٹرائکا'' مشہور ہوگئی۔ وہ صبح کو ایوانِ صدر میں فروکش ہوتے تو شام کو وزیرِ اعظم ہاؤس میں جلوہ افروز ہوتے۔ امریکی سفیر، امریکی آرمی چیف، وزیرِ دفاع اور وزیرِ خارجہ سمیت مختلف امریکی حکومتی وفود براہِ راست جنرل کیانی سے پے در پے ملاقاتیں کرتے رہے۔ تب یہ سب کچھ درست کیوں تھا؟ اور اب غلط کیوں؟

ادھر عمران خان کے سونامی نے سیاسی فضا میں ہلچل اور افراتفری مچا دی ہے۔ بے چاری ق لیگ کی بوری میں تو پہلے ہی سوراخ ہوگیا تھا اب ن لیگ کے تھیلے کا منہ بھی کھل گیا ہے۔ جاوید ہاشمی جیسے رہنما کی تحریکِ انصاف میں شمولیت نواز شریف کے لیے بڑا دھچکا بھی ہے اور عبرت کا سبق بھی۔ جنوبی پنجاب میں پیپلز پارٹی اور ن لیگ دونوں کے لیے آئندہ الیکشن میں بہت سی مشکلات پیدا ہوگئی ہیں۔ عمران خان کا کہنا ہے کہ ہم ملک میں خلافتِ راشدہ کا نظام لائیں گے۔ یقین نہیں آتا کہ انہوں نے یہ دعویٰ بقائمی ہوش وحواس کیا ہو جن لوگوں کو وہ ساتھ لے کر چل رہے ہیں یا جو لوگ اِدھر اُدھر سے نکل کر اُن کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں یا خود عمران خان خلافتِ راشدہ کے نظام اور معیار پر پورے اترتے ہیں؟

عمران خان کے سیاسی غبارے میں جو ہوا بھری جارہی ہے اسے نکلنے کے لیے زیادہ وقت درکار نہیں ہے۔